# دعوت دین اور راستے کی مشکلات

تحریر: شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ

اسلامک دعوۃ سنٹر، مسرہ۔طائف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# دعوت دین اور راستے کی مشکلات

شولا پور سے شیخ معین شیخ سمیع نے ہمیں لکھا ہے کہ ہمارے معاشرے میں داعی و مبلغین کی کثرت ہے۔ جس میں کچھ علماء وواعظین نماز کے پابند نہیں ہیں۔ تمباکو کا پر تکلف استعمال کرتے ہیں۔ منصب کیلئے توڑ جوڑ کی سیاست کرتے ہیں۔ کردار کشی، بہتان تراشی، غیبت، حسد و جلن، جی حضوری اور چاپلوسی ان کا شیوہ ہے۔ الغرض عمل سے کورے اور وعظ کرنے میں ماہر سمجھے جاتے ہیں۔

سوال یہ ہیکہ کیا ایسے لوگوں کو وعظ و نصیحت کیلئے بلانا چاہیئے ؟۔ کیا ان علماء کی حوصلہ افزائی یا عزت افزائی کرنا چاہیئے ؟۔ کیا ایسے لوگوں کو منصب دینا چاہیئے ؟۔ براہ کرم اس سلسلے میں ہماری رہنمائی فرمائیں۔

واقعی اس وقت ہر علاقے میں علماء، واعظین، دعاۃ، مبلغین اور مدرسین کی کثرت ہے۔ تعلیمی ادارے سے لیکر تربیتی کیمپ کی کوئی کمی نہیں۔ اصلاحی تنظیموں کے ساتھ علمی اور دعوتی مراکز نے جہالت کا اندھیرا کافور سا کر دیا ہے۔ اس حقیقت کے ساتھ ساتھ یہ بھی اپنی جگہ ناقابل انکار سچائی ہے کہ آج کل اکثر دعاۃ و مبلغین اور علماء وواعظین میں ہزاروں خامیاں ہیں۔ کردار سے عاری، میدان گفتار کے بے تاج بادشاہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سماج میں علم کی روشن کرنیں تو پھوٹی ہیں مگر بے عملی کا اندھیرا اپنی جگہ باقی ہے۔

داعی و مبلغ کے لئے ضروری ہے کہ وہ علم کے ساتھ عمل کا پرتو ہو کیونکہ اسی بات میں وزن واثر ہوتا ہے جسے عملی تطبیق کے ساتھ پیش کی جائے۔ اخلاص نیت، تقوی، اجرت سے بے اعتنائی، محاسبہ نفس، نرم وخوش اسلوبی دعاۃ کے ضروری اوصاف ہیں مگر شہرت اور دنیا طلبی کی وجہ سے ہمارے اندر، فساد، نفرت، حسد، کینہ، غیبت، جی حضوری جیسی بدترین صفات پیدا ہو گئی ہیں۔ ان برے اوصاف نے دیگر بدترین خصلت کو جنم دیا۔ مثلا عبادت

سے دوری، دین کے نام پہ سیاست، تنظیم کے نام پہ منصب کا تنازع۔ جب اس قسم کی خصلت کے داعی تبلیغ کرنے لگے تو آگے کا مجرمانہ مرحلہ اور بھی بھیانک ہو گیا۔ اسی بھیانک مرحلے کی پیداوار سود، جوا، اکل حرام، نشہ خوری، جائز و ناجائز کی عدم تفریق، کافروں سے دوستی مسلمانوں سے عداوت، حقوق العباد کی پامالی بلکہ لوٹ مار اور غصب کا بازار گرم ہے۔

دعوت، درس، بیان، وعظ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے نام پہ جو لوگ تبلیغ کا فریضہ انجام دے رہے ہیں اس حال میں کہ ان کا دامن سود، بے ایمانی، غیبت، تمباکو نوشی، الزام تراشی، چاپ لوسی، حسد، منصب طلبی اور دنیا طلبی جیسی قبیح صفات سے ملوث ہے ایسے لوگوں کو تبلیغ کی ذمہ داری دینا نہ صرف دعوت دین کے اصول کے خلاف ہے بلکہ رسالت کی توہین ہے۔ ایسے علماء سوء کی پہلے اصلاح درکار ہے پھر انہیں میدان دعوت میں موعو کیا جائے۔ آج ایسے عالموں کی وجہ سے ہمارے وہ علماء بھی مشکوک نظروں سے دیکھے جا رہے ہیں جن کے عمل میں اخلاص اور دل میں تقوی موجود ہے۔ اگر کردار کش واعظین کی اصلاح نہ کی گئی، انہیں ہر جگہ بلایا گیا، عزت و توقیر کی گئی تو مخلص واعظین و دعاۃ سے گلہ شکوہ ہوتا ہی رہے گا۔ عام لوگ علماء سوء کی مثال تمام علماء و خطباء پہ فٹ کرتے ہیں۔

اگر ہم دعوت و تبلیغ کا اثر دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں صرف مخلص اور باعمل اہل علم کو دینی ذمہ داری دینی ہو گی اور برے اوصاف کے لوگوں سے دینی مراکز، تبلیغی ادارے اور تربیتی تنظیموں کو پاک کرنا ہو گا۔ یا پہلے ان کی اصلاح کرنی ہو گی پھر کوئی عہدہ و منصب دیا جائے گا۔

**اللہ رب العزت سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیں گفتار کے ساتھ کردار کا بھی غازی بنا۔ آمین**

---

**نوٹ: اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی شیئر کریں۔**

**مزید دینی مسائل، جدید موضوعات اور فقہی سوالات کی جانکاری کے لئے وزٹ کریں۔**

**20 October 2020**